UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188362

UNIVERSAL
LIBRARY

188362

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۵۴۱۹۶۱ Accession No. ۱۰۶۹۶

Author غضنفر حسین ع - ج

Title جنگ نادر عالم علی خان

This book should be returned on or before the date last marked below.

سلسلۂ انجمن ترقی اردو نمبر (۵۵)

جنگ نامۂ عالم علی خاں

مصنفۂ

غضنفر حسین مرحوم

(جس میں نواب آصف جاہ نظام الملک مرحوم اور عالم علی خاں
صوبیدار دکن کی جنگ کا حال نظم کیا گیا ہے)

مرتبہ

مولوی عبدالحق صاحب، بی-اے آنریری سکرٹری
انجمن ترقیٔ اردو و اڈیٹر اردو

—o)*(o—

سنہ ۱۹۳۲ع

—§*§—

بہ اہتمام محمد صدیق حسن انجمن ترقی اردو
اورنگ آباد دکن کے مطبع میں چھپ کر شائع ہوا

پہلی دفعہ ۵۰۰ جلد

قیمت فی جلد غیر مجلد ۶ آنے

قواعد و ضو

انجمن ترقی اردو اورنگ آباد (دکن)

(۱) سر پرست وہ ہوں گے جو پانچ ہزار روپے یک مشت یا پانسو روپے سالانہ انجمن کو عطا فرمائیں —

(ان کو تمام مطبوعات انجمن بلاقیمت اعلی قسم کی جلد کے ساتھ پیش کی جائیں گی)

(۲) معاون وہ ہوں گے جو ایک ہزار روپے یک مشت یا سالانہ سو روپے عطا فرمائیں گے۔ (انجمن کی تمام مطبوعات ان کو بلا قیمت دی جائیں گی)

(۳) رکن مدامی وہ ہوں گے جو ڈھائی سو روپے تک یک مشت عطا فرمائیں گے —

(ان کو تمام مطبوعات انجمن مجلد نصف قیمت پر دی جائیں گی)

(۴) رکن معمولی انجمن کے مطبوعات کے مستقل خریدار ہوں گے جو اس بات کی اجازت دیں گے کہ مطبوعات انجمن کی طبع ہوتے ہی بغیر دریافت کئے بذریعہ قیمت طلب پارسل ان کی خدمت میں بھیج دی جائیں۔ (ان صاحبوں کو تمام مطبوعات پچیس فی صدی قیمت کم کرکے دی جائیں گی)

مطبوعات میں انجمن کے رسالے بھی شامل ہیں

(۵) انجمن کی شاخیں یعنی اردو کتب خانے وہ ہیں جو انجمن کو یک مشت سواسو روپیہ یا بارہ روپے سالانہ دیں

(انجمن ان کو اپنی مطبوعات نصف قیمت پر دے گی)

جنگ نامۂ سید عالم علی خاں

فرخ سیر کے عہد سے لیکر محمد شاہ بادشاہ کے کچھ زمانے تک سید عبداللہ خاں (قطب الملک) اور سید حسین علی خاں (امیر الامرا) سادات بارہ سلطنت کے مالک و مختار تھے - یہ بادشاہ گر تھے اور بادشاہ ان کے ہاتھ میں کٹ پتلی تھے - نواب نظام الملک (آصف جاہ) سے ان کی ان بن ہوگئی تھی - اس لئے دربار شاہی سے دور رکھنے کے لئے رفیع الدرجات کے عہد میں ان کو صوبہ داریء مالوہ پر مامور کیا گیا - نظام الملک بہادر نے انکار میں مصلحت نہ دیکھی اور بادل ناخواستہ تعمیل حکم کی اور وہاں کے نظم و نسق میں مصروف رہ کر اس خطے کو مفسدوں سے پاک کیا - چونکہ سادات کو نظام الملک بہادر کے بڑھتے ہوئے اقتدار اور کثرت فوج کی وجہ سے اندیشہ ہوگیا تھا، حسین علی خاں نے نظام الملک کو لکھا کہ دکن کے صوبوں کے انتظام کے لئے ہمارا ارادہ ہے کہ ہم صوبۂ مالوہ میں رہیں آپ اپنے لئے

اکبر آباد ، الہ آباد ، ملتان ، برہانپور کے صوبوں میں سے کوئی ایک صوبہ انتخاب کر لیں۔ نظام الملک اس سے بہت مکدر ہوئے اور اس کا جواب کسی قدر درشتی کے ساتھہ دیا۔ امیر الامرا اور قطب الملک نے نظام الملک کے وکیل کو خلوت میں بلا کر سخت سست کہا۔ جب اس کی خبر نظام الملک کو پہنچی تو وہ آمادۂ پیکار ہوگئے۔ کہتے ہیں کہ اس میں محمد امین خاں کے توسط سے شاہی اشارہ بھی تھا۔ غرض انہوں نے اپنے رفقا کو ساتھہ لیکر دکن کی جانب کوچ کیا اور نربدا کو عبور کیا۔ (وسط جمادی الاخر سنہ ۱۱۳۲ھ مطابق مئی سنہ ۱۷۲۰ع)۔ جب امیر الامرا کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے دلاور علی خاں بخشی، راجہ بھیم سنگھہ اور راجہ گجک سنگھہ (قلعدار) کو نظام الملک کے تعاقب کے لئے بھیجا۔ نظام الملک کا ستارہ عروج پر تھا قلعۂ اسیر اور قلعۂ برہانپور بغیر جنگ و جدال کے ہاتھہ آئے اور انور خاں صوبہدار برہانپور اور عوض خاں صوبہدار برار اور رنبہا سردار مرہٹہ اور بہت سے زمیندار اور پٹھان اُن کے شریک حال ہوگئے۔ جب دلاور علی خاں کا لشکر کوچ کرتا ہوا برہانپور سے جانب مشرق چودہ کوس پر پہنچا تو نظام الملک نے اپنا لشکر اس کے مقابلے کے لئے غیاث خاں کی سرکردگی میں روانہ کیا۔ لڑائی میں دلاور علی خاں اور اس

کے دونوں راجہ رفیق مارے گئے (۱۹ جون سنہ ۱۷۲۰ ع) -

سید عالم خاں بارہ جس کی عمر بیس سال کی تھی (دیکھو شعر ۳۶) فرخ سیر کے وزیر سید عبد اللہ قطب الملک کا بھتیجا اور متبنی تھا - وہ اپنے دوسرے چچا سید حسین علی خاں کے دہلی چلے جانے پر (دسمبر سنہ ۱۷۱۸ ع) دکن کے چھے صوبوں کا صوبیدار یا نائب صوبیدار مقرر کیا گیا تھا (شعر ۳۶) - اسے نظام لملک کے مقابلے کے لئے احکام پہنچے تو وہ فوج لے کر فردا پور میں جو اورنگ آباد سے ۶۰ میل کے فاصلے پر برہانپور اور اورنگ آباد کے درمیاں واقع ہے' خیمہ زن ہوا - نظام الملک برہانپور سے مقابلے کے لئے روانہ ہوے - جب نظام الملک کے لشکر نے دریاے پورنا سے عبور کیا (۲۰ جولائی سنہ ۱۷۲۰ ع) تو عالم علی خاں ۵ شوال سنہ ۱۱۳۲ ھ کو مع اپنے رفقا معمور خاں (دیکھو شعر ۳۱۶) ' غالب خاں (شعر ۲۵۳ ' ۳۰۵) عمر خاں (شعر ۱۹۸ ' ۲۹۳ ' ۳۷۴) میتھے خاں (شعر ۱۹۸ ' ۲۵۳ ' ۳۵۷) محمدی بیگ (شعر ۱۹۸ ' ۲۵۴) ' امین خاں (۱۲۵ ' ۲۵۶ ' ۲۵۹) غیاث الدین خاں ' خواجہ رحمت اللہ ' قدوی خاں وغیرہ اور سرداران دکن و مرہٹہ مقابلے کے لئے آگے بڑھا - نظام الملک نے مرحمت خاں کو اپنے فرزند غازی الدین خاں کی معیت میں ہراول کیا اور عبد الرحیم خاں'

رعایت خاں ' غیاث خاں ' اختصاص خاں وغیرہ کو میمنہ و میسرہ پر مقرر کرکے خود مع عوض خاں قول لشکر میں متمکن ہوے —

عالم علی خاں بڑی مردانگی اور شجاعت سے لڑا اور اگرچہ اس کا سارا بدن زخموں سے چور تھا مگر اُس کا ہر قدم آگے ہی بڑھتا تھا - آخر اسی طرح لڑتے لڑتے یہ بہادر نوجوان اس دنیا سے کوچ کر گیا —

اس کے بعد سیدوں کے خاندان نے دولت آباد میں پناہ لی (دیکھو شعر ۱۰۴) خافی خاں کی تاریخ سے اس کی تصدیق ہوتی ہے -

مجھے اس جنگ نامے کے تین نسخے دستیاب ہوے - ایک نسخہ میرا ذاتی ہے اسے (ا) سے تعبیر کیا گیا ہے - دوسرا نسخہ مجھے مولوی عبدالحمید صاحب وکیل کلبر نے عنایت فرمایا جو (ب) سے موسوم ہے - اور تیسرا وہ نسخہ ہے جو مسٹر ولیم اِروِن (William Irvine) نے مہاراجہ بنارس کے کتب خانہ سے حاصل کیا اور رسالہ انڈین اینٹی کیوری (Indian Antiquary) بابت ماہ جنوری و مارچ سنہ ۱۹۰۶ع میں مع انگریزی ترجمے کے شایع کیا - یہ نسخہ (ج) ہے —

مسٹر اِروِن کا نسخہ اول و آخر سے ناقص ہے - عبدالحمید صاحب کے نسخے میں شروع کے کچھ اشعار غائب ہیں - میرا نسخہ مکمل ہے اور اس کی ترتیب اور تحریر دوسرے نسخوں سے بہتر ہے - اس لئے میں نے اس نسخے کو بنیاد

قرار دیا ہے - البتہ دو ایک جگہہ ایک ایک مصرع غائب ہے اور بعض مقامات پر کوئی کوئی لفظ رہ گیا ہے - کہیں کہیں مصرع پورا کرنے کے لئے قیاس سے جو لفظ بڑھا دئے ہیں انہیں قوسین میں لکھہ دیا ہے - دوسرے نسخوں سے مقابلہ کر کے اختلاف نسخ بھی ظاہر کر دیا ہے - تینوں نسخوں میں اشعار کی کمی بیشی بھی پائی جاتی ہے — جو اشعار نسخہ (۱) میں نہیں اور دوسرے نسخوں سے اضافہ کئے گئے ہیں ان پر علامت X لگا دی گئی ہے اور جن اشعار پر یہ X نشان ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ دوسرے نسخوں میں نہیں ہیں —

مسٹر ولیم آرون نے اس کا مصنف "سودشت" بتایا ہے — انہیں اپنے نسخے کے ایک شعر سے دھوکا ہوا ہے - ملاحظہ ہو شعر ۳۱۴ ان کے نسخے میں اس شعر کا دوسرا مصرع یوں ہے —

سودشتا یہ کیا کیا ستم ہائے ہائے

" سودشتا " الف ندائیہ اور " سودشت " تخلص قرار دیا ہے -

یہ صحیح نہیں ہے یہ لفظ " دستا " ہوگا کاتب نے غلط لکھہ دیا -

دوسرے نسخوں میں یہ مصرع اس طرح ہے —

سو ایسا ستم پر ستم ہائے ہائے

یا یہ ممکن ہے کہ ایسا کو کاتب دشتا لکھہ گیا - کاتبوں سے یہ بعید نہیں - اب انہیں یہ فکر ہوئی کہ اس نظم میں فارسی عربی

کے لفظ بکثرت ہیں یہ ضرور کسی مسلمان کی لکھی ہوی ہے اور " سودشت " ہندی لفظ ہے تو انھوں نے یہ تاویل کی کہ اکثر مسلمان مصنف جب کوی چیز ہندی میں لکھتے تھے تو اس میں تخلص بھی ہندی رکھتے تھے —

آرون صاحب کے منشی نے مصنف کو پنجابی بتایا ہے مگر خود وہ اسے بالائی دوآب کا خیال کرتے ہیں جہاں کے سادات بارہ رہنے والے تھے - لیکن اندرونی شہادت پر غور کرنے کے بعد انھوں نے یہ قیاس قائم کیا کہ مصنف دکنی ہے اور چونکہ ولی اس زمانے میں زندہ تھا اور ۱۱۳۲ ھ میں دہلی میں تھا اور یہ واقعات بھی اسی سنہ میں واقع ہوے اس لئے غالباً اس کا مصنف ولی ہے -

مسٹر آرون کا یہ قیاس بالکل صحیح ہے کہ مصنف دکنی ہے' زبان صاف بتاتی ہے - لیکن مصنف کے متعلق ان کا قیاس غلط ہے - اس میں وہ مجبور تھے وہ اپنے نسخے کو کامل سمجھے ہوے تھے' حالانکہ آخر سے کئی شعر غائب تھے - مصنف نے خود آخر میں اپنا نام بتادیا ہے - اگر یہ شعر ان کے نسخے میں ہوتا تو انھیں یہ الجھن نہ ہوتی —

یہ نظم تاریخی حیثیت رکھتی ہے - اس میں جو نام اور سنین آئے ہیں وہ تاریخ کے رو سے بالکل صحیح ہیں - مصنف کو عالم علی خاں سے ہمدردی معلوم ہوتی ہے - اور وہ حق

بجانب ہے۔ اس سن میں جس دلیری اور جھوٹ سے لڑ کر اس نے جان دی ہے وہ بے شبہ قابل تعریف ہے - یہاں تک کہ نظام الملک کے طرف‌دار مورخوں نے بھی اس کی بہادری کی تعریف کی ہے - نظم سادہ ہے اور کہیں تصنع اور تکلف سے کام نہیں لیا - بعضے اشعار موثر بھی ہیں خصوصاً جب عالم علی خاں ماں سے میدان جنگ میں جانے کی اجازت مانگتے ہیں اور رخصت ہوتے ہیں یا جب عالم علی خاں کے مرنے کی خبر آتی ہے اور ماں اس کا ماتم کرتی ہے —

عبدالحق

یافتاح بخشندہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) اول حمد واجب ھے کر تار کا
دو عالم کے وارث خریدار کا
(۲) قضا ارر قدر جس کے ھے ھاتھہ میں
نہیں شک شبہہ کچھہ کسی بات میں
(۳) حکم ھات اوس کے ھے حاکم ھے وہ
سگل عیش و عشرت کا عالم ھے وہ
(۴) نرنجن نرا دھار سبھان ھے
خداوند برحق مہر بان ھے
(۵) ھے خا وند قدرت کا قادر ھے وہ
نہیں دور ھر حال حاضر ھے وہ
(۶) کہ دیدے سرو پاے جلوہ سپہر
دیوے راج سر پر رکھے تاج سر
(۷) اچھے کس کوں حافظ رکھے بر قرار
خطا بخش مہربان پروردگار
(۸) خرابی میں جس کے اشارہ کرے
اوسے ایک پل میں اوارہ کرے
(۹) کرے لطف کی جس کے اوپر نظر
دیوے راج سر پر پھراوے چھتر
(۱۰) کرے مالک سب اس کوں تسخیر میں
گھماوے حکمت کی زنجیر میں
(۱۱) رکھے عمر دولت کا روشن چراغ
کرے دل کوں ھر غم سوں اوس کے فراغ

شروع کے بیس شعر نسخہ (ب) سے لئے گئے ھیں نسخہ (ا) میں یہ موجود نہیں نسخہ (ج) میں بھی ابتدائی حصہ غائب ھے اور ۴۴ ویں شعر سے شروع ھوتا ھے

(۱۲) رکھے رنگ قدرت کا انسان میں
مکرم کیا اس کوں جس شان میں

(۱۳) جو کچھہ کھیل کھیلے سزاوار ھے
مزاحم نکوی اس کا اظہار ھے

(۱۴) کیا کن کے کہنے میں سارا ظہور
کفر ہور اسلام ظلمات نور

(۱۵) جوواقف ھے وحدت کے میدان کا
ھے غالب دو عالم کے میدان کا

(۱۶) لیجانے لگے جس بے ایمان کوں
مسلط کرے نفس شیطان کوں

(۱۷) رکھے تاابد اوس کوں گمراہ کر
سعادت کے راھاں سوں بیراہ کر

(۱۸) اچھے بے خبر حق سوں بد حال میں
گرفتار دنیا میں جنجال میں

(۱۹) نجانے خدا کوں نجانے رسول
کرے عاقبت اپنی سب خاک دھول

(۲۰) اوسے ھے خبر جس کوں محرم کیا
دنیا کی محبت سوں بے غم کیا

(۲۱) یودوگھر(ن)شیران(ن)کوں سرکھاے ھیں
انک اس کے پھاندے میں پچتاے ھیں

(۲۲) غنیمت سمجھہ عمر کیا شور ھے
انکھیاں کھول کر دیکھہ اگے گور ھے

(۲۳) یو دھن مال آخر کوں رہ جائیگا
جو کچھہ یہاں کیا ھے سو واں پائیگا

---

(۲۱) (ن) - ھے (ن) - شہرن کے

در نعت محمد مصطفی علیہ السلام

(۲۴) محمد نبی پر درود اور (ن) سلام
(ن) جتنے اهل اصحاب سب پر مدام
(۲۵) شفیع هے خلائق کے کردار کا
مقرب خدا کے سو دربار کا
-|- (۲۶) اول هیں ابا بکر روشن هلال
صدق اور بزرگی میں هیں بے مثال
+ (۲۷) دوجے هیں عمر یار صاحب وقار
کہ دائم نبی سوں رهے یار غار
-|- (۲۸) تیجے یار عثمان اهل جنان
جنو کیا جمع سارا قرآن
-|- (۲۹) کہ چوتھے علی شاہ دلدل سوار
جنو نے کی کمر میں رهی ذوالفقار
-|- (۳۰) سبھی چار یاران میں اهل قدر
حشر کے هیں مسند کے صاحب صدر
(۳۱) زهے پنجتن هیں خدا کے ولی
هران سو هوا دین روشن جلی
(۳۲) کہا یوں حکایت غنیمت بیان (ن)
سنو جان دل سے تمہیں بے گمان

---

(۲۴) $\frac{\text{و}}{\text{ب}}$ $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ جتنے آل اصحاب پر نت مدام

(۳۲) ($\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$) سنو اس حکایت کا کیا هے بیان

(۳۳) عزیزاں ! یو قصه هے طوفان کا
اس عالم علی صاحب شان کا
(۳۴) قضا نے سو هر حال آخر زماں
کہے هیں نبی سوچ دستا عیاں
(۳۵) عزیزاں یو سب هیچ در هیچ هے
یو قصه عجب پیچ در پیچ هے
(۳۶) سنو دوستاں ! ابتدا جنگ کا
زمانے کی گردش و نیرنگ کا
(۳۷) هے عالم علی سید نام دار
دکھن کے چھ‌صوبوں میں صاحب مدار
X (۳۸) نه دشمن کسی کا نه کس سوں فساد
و سید جواں مرد عالی نژاد
(۳۹) رهے شهر میں صوبه داری کرے
تماشے کوں سواری شکاری کرے
X (۴۰) رهے رات دن سب سے اخلاص سوں
نه دهوکا دهمک کس کے وسواس سوں
(۴۱) نپٹ خوب صورت و صاحب جمال
که دنیاں میں کوئی نهیں اوس کے مثال (ن)
(۴۲) عجب قد و قامت بڑی بهار کا
نه راضی اتها کس کے آزار کا
(۴۳) لٹکتا چلے جب نکل ناز سوں
امیری کے پوشاک اور ساز (ن) سوں

---

(۴۱) ن/ب که ثانی نهیں کوئی اسکے مثال -

(۴۱) ن/ب هور شان -

(۴۴) دسے کل پیاراں میں پیارا لگے (ن)
چلن چال اوس کا سو نیارا لگے
(۴۵) جوانی میں (وہ) ریش آغاز تھا
ذہنی عمر میں صاحب راز تہا
(۴۶) بڑا قد دسے جوں برس تیس کا
ولے عمر تھا بیس اکیس کا
(۴۷) رھے سب سوں ھل مل کے آرام سوں
نہیں کام کچھہ صبح اور شام سوں
(۴۸) یکا یک خبر آشکارا ھوا
گھر ے گھر یو غل اور پکارا ھوا
(۴۹) کہ لے کر نظام الملک فوج سات
چل آتا ھے سیدھا دکھن کیم بات
(۵۰) سو ایتے میں آ کوئی خبر یوں دیا
کہ او نرا نظام الملک نر بدا
(۵۱) تمن سات ھے جنگ ھشیاری کرو
لڑائی کی بیگی تیاری کرو
X (۵۲) سنا ھور رھا دل میں اپنے عجب
لڑائی ھمن سات کیا ھے سبب
(۵۳) ھوی بات سید پہ تحقیق جب
بلا بھیج ارکان دولت کوں سب

---

(۴۴) ن/ب — شکل جس کی نیاروں میں نیارا لگے
چلن چال سکلہاں بھی نیارا لگے

(۵۴) دعایاں اسم سب پڑھانے لگے (ن)
که نذراں بزرگاں چڑھا نے لگے

X (۵۵) پکانے لگے هر جنس کے طعام
کھلا نے لگے دم بدم صبح شام

(۵۶) هتی هور گھوڑے تصدق دیے (ن)
جو کچھه لازماں تها یوسب کچھه کئے

(۵۷) تصدق دعا یاں اتارن لگے
روپے اشرفیاں اتارن لگے (ن)

(۵۸) جہاں (لگ) قطب غوث اور پیر تھے
جہاں لگ ولی خاص گنبھیر (ن) تھے

(۵۹) جہاں لگ جو کوئی صاحب هوش تھے
زمانےکی گردش (ن) کے سرپوش تھے

---

(۵۴) ن/ب نذر جا بجا جب چڑھانے لگے
دوعایاں اسم تب پڑھانے لگے

(۵۶) ن/ب هتی اونتھه گھوڑے تصدق کئے
جوکچھه جگ میں کرناسوان سب کئے

(۵۷) ن/ج روپے خوان بھر بھر کے وارن لگے

(۵۸) ن/ج خمبیر

(۵۹) ن/ب ج آفت

X ب(۶۰) جہاں لگ مقرب تھے درگاہ کے
جہاں لگ ولی خاص اس راہ کے (ن)
(۶۱) مدد مانگ سب (ن) سوں کیتا سوال
جہاں لگ قلندر تھے اھل کہال
(۶۲) میں فرزند علی کا ھوں آل رسول
کرو عرض میری تم اپنی قبول (ن)
(۶۳) پڑی ھے مجھے آ کے مشکل محال
تمہیں مل کے سب لیو مجکوں سنبھال
(۶۴) رکھو لاج مردوں کے میدان میں
اچھے جان جب لگ میری جان مہں (ن)
(۶۵) خدا باج نا کوئی مجھے یار ھے
اسی کے کرم کا مجھہ آدھار ھے
(۶۶) بلا پھر نجومی کُھلایا نجوم
کہو غلغہ کیا ھے کیا دھام دھوم (ن)

---

(۶۰) ن/ج — جہاں تک جوتھے خاص اس راہ کے

(۶۱) ن/ب ج — سکلیاں

(۶۲) ن/ب ج — کرو عرض میرا تم اتنا قبول

(۶۴) ن/ب — اچھے جو ...... الخ
ن/ج — اچھے جان جب تئیں الخ

(۶۶) ن/ب ج — کہو کیا ھے یہ غلغہ کیا ھجوم

(٦٧) کہو دن یو کیا ہے ستارہ ہے کون (ن)
فتح کس کی ہے اور اوارہ ہے کون
X (٦٨) وو آیا ہے کیوں کس طرت چال ہے
کہو عاقبت کوں سو کیا حال ہے
X (٦٩) ہے غالب ہمنا پریا مغلوب ہے
سدا دو شتابی جو کچھہ خوب ہے
(٧٠) اچھے گا رمل میں سو سب بول دیو
بھلا اور برا ایک بیک کھول دیو
بX (٧١) نوازونگا تم کوں کرونگا نہال
اڑھاؤنگا تہنا دوشالے و شال
(٧٢) کہے تب نجومیاں نے سب خیر ہے (ن)
ستاروں کی گردش کا تک پھیر ہے
(٧٣) یقیں ہے ہمن کوں فتح پاؤگے
فتح پاکے بیگی سوں پھر آؤگے (ن)
(٧٤) پوچھا بات بعضے فقیران بلا
تمھاری اس بات میں کیا صلا (ن)

---

(٦٧) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ کہو دن ہے کیسے ستارہ ہے کون

(٧٢) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ کہے سب نجومیاں نبت خیر ہے

(٧٣) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ فتح پا کے بیگی سوں گھر آؤگے

(٧٤) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ سلا

(٧٥) کہے سب فقیراں سن اے نواب (ن)
شہر چھوڑ جانا نہیں ہے ثواب

(٧٦) نجومی کہے ہیں خوش آمد کی بات
کہاں علم کامل ہے ان بیچ (ن) ہات

(٧٧) نہ امرا و کوئی صاحب فوج ہے
سپاہی نہ کوئی صاحب اوج ہے (ن)

(٧٨) نوی فوج لشکر نوا ہے (ن) سپاہ
دغا ہے دغا خواہ مخواہ

(٧٩) اتھے بول یاراں سبھی اور شاہ
یو کیا باب ہے تمنا بوجھو صلاح

X (٨٠) اچھیں خیر خواہی میں مستقیم
اوسے بس کفایت کریگا غنیم

---

(٧٥) ن/ب کہیں تب فقیروں نے سن اے نواب
شہرچھوڑ جانے میں نہیں کچھ صواب

(٧٦) ن/ب کہو ان کے

(٧٧) ن/ج شتابی کے کرنے میں کیا بوجھ ہے

(٧٨) ن/ب ج کی

(٨١) سپاهی نجانوں (ن) که کل باگ هیں
صف جنگ میں ایک سوں (ن) یک آگ هیں
(٨٢) سکت کیا جو کوئی روبرو هو سکے (ن)
زمین چهاند کے کوئی نه هرگز تلے
(٨٣) شجاعت میں (ن) یک زور (ن) بازو کریں
پهاڑاں اچهیں تو (ن) تر ازو کریں
(٨٤) که یو فوج هے آج دشمن شکن
اگر هوے جمع هند سارا دکهن (ن)
(٨٥) کریں تل اوپر مار تلوار سوں
سگل فوج لشکر کے سردار کوں (ن)

---

(٨١) ن/ب — نه بو جو
ن/ب — سے ، ن — تیں
(٨٢) ن ب ج — سکت کیا جو کودی روبرو هو، کهڑا
ج — کهڑا هو تو چهڑیوں سیں دینگا اُڑا
(٨٣) ن/ب — سوں ، ن — تیں
ن/ب — گر ج
(٨٤) ن/ج — اگر هو جمع هند ، اگر سبهه دکهن
(٨٥) ن/ب — سگل فوج اور ان کے سردار کوں

X (۸۶) لڑیگا وہی مرد میدان میں
شجاعت ہے جس مرد کی شان میں
X (۸۷) قدیموں کی اپنے کرو دلبری
یو ہے بات بھاری نہیں سرسری
(۸۸) قدیماں کا اس واسطے مان ہے
سمجھیا ہے وو جس میں کچھ گیان ہے
(۸۹) رہے ہو کے تم شاہ اندیشہ ناک (ن)
تمہارا ہے حافظ وو اب ذات پاک
(۹۰) یوں ڈر (ن) ۱ دل میں مت لاؤ (ن) ۲ اس بات کا
بھروسہ ہمن کوں ہے اس سات کا (ن)
(۹۱) فتح ہے فتح پر فتح کار ہے (ن)
عزیزاں تمہارا خدا یار ہے (ن)
(۹۲) کہے سن کے نواب نے ایتی (ن) بات
کہ مرنا و جیونا ہے سب رب کے ہات

---

(۸۹) ن/ج رہے شاہ تب ہو کے الخ
تمہارا ہے حافظ وہی ذات پاک
(۹۰) ن ۱ — برا ن ۲ — ایدنا
ن/ب بھروسہ نہیں ہم (ج) کوں اس سات کا
ن — فتح ہو فتح پن بڑا مار ہے
(۹۱) ن/ب فتح (ج) ہی فتح ہے میری یار ہے
(۹۲) ن/ب ج — اتنی

(۹۳) جو یاری دے ھنڈا نکل جاے گا (ن)
جئے لگ وو دنیاں میں پچتاے گا
(۹۴) مجھے عار ہے عار انکار ہے
که تحقیق مرنا سزا وار (ن) ہے
(۹۵) کروں گا جوکچھہ مجھہ سوں ہوآوے گا
یہی نام مردوں کا رہ جائے (ن) گا
(۹۶) نگاہ داشت کی خوب کرنی کئے (ن)
نکلنے کی بیگی اوتاولی کئے
X (۹۷) کسب چھوڑبہوتوں نے گھوڑے لئے
سپر با نک بہوتوں نے توڑے لئے
X (۹۸) یونہی دیکھنے کے لڑن ہار نہیں
یو ہے مارکا * سخت بیوہار نہیں
(۹۹) کروگے جو کچھہ سو سمجھہ کر کرو
ہماری نصیحت یو دل میں دھرو

---

(۹۳) ن — جو بازی دی ھنا کوں مل جاے گا
ج جئے تک وہ دنیا موں بچ آے گا

(۹۴) ن —
ج سو یک بار

(۹۵) ن — یہی نام دنیاں میں رہ جائیگا
ب

(۹۶) ن اندیشه سوں کل دل کو خالی کیا
ب که چلنے کي بیگی شتابی کیا

(۹۸) * معرکه

(۱۰۰) اٹھے بیگ بیگی سوں گھر میں گئے
ادب سوں کھڑے پاس ماں کوں کہے
(۱۰۱) کہ تم ماں میں فرزند بڑے مان کا (ن)
بڑے پیار (کا) هور بڑے(ما) ن کا
(۱۰۲) سنو تم کہ دلی بہت دور ہے
ہمارا اسم جگ میں مشہور ہے
(۱۰۳) نظام الملک کی خبر ہے گرم
نہیں اب تو رھتی نہ دستی شرم
(۱۰۴) حکم ہووے تو بہار تدبیرا کروں
برھان پور لگ ایک پھیرا کروں
(۱۰۵) میں پوتا هوں اس شیر مردان کا
هوں فرزند نور الدین علی خان کا
(۱۰۶) مجھے بیٹھنا شہر (ن) میں ننگ ہے
اگر آج رستم ستی جنگ ہے
(۱۰۷) یو سن کے کہیں گے سو قطب الملک (ن)
دکن میں گیا تھا نظام الملک
(۱۰۸) یو سن کے تعجب کریں گے نواب
کہ فرزند عالم علی کا میاب

---

(۱۰۱) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ تمن ماں میں فرزند هوں لاڑ کا
بڑے مان کا هور بڑے پیار کا

(۱۰۶) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ رھنا بڑا $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ بیٹھ رھنا بڑا

(۱۰۷) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ هنسیں گے مجھ اُپر آل قطب الملک

(۱۰۹) ترا جیو کوں اور نکل نا سکا
شجاعت کا ناموس کچھ نا رکھا (ن)

(۱۱۰) دنیاں میں دوبارا کچھ آنا نہیں
یو دنیا جنم لگ تھانا (ن) نہیں

(۱۱۱) اگر ہے حیاتی تو پھر آویں گے
فتح پا کے پھر موہ کوں دکھلائیں گے (ن)

(۱۱۲) اپس دل میں ھملا بسارو (ن) نکو
دعا میں اچھو، نت بسارو نکو

(۱۱۳) پکڑ ھات سونپو خداوند کوں
رھو عیش آرام (ن) آنند سوں

(۱۱۴) کہی ماں نے کیوں کر رضا دیوں تجھے
دکھن میں تیرے باج نہیں کوئی (ن) مجھے

---

(۱۰۹) ن/ب نا کیا

(۱۱۰) ن/ج توکانا

(۱۱۱) ن/ج فتح ھو تو مکھ آ کے دکھلاویں گے

(۱۱۲) ن/ج اتارو

(۱۱۳) ن/ج و

(۱۱۴) ن/ج ھے کون

(۱۱۵) خدا باج ھم کوں سنگاتی نہیں (ن)
مجھے مصلحت یو کچھ بھاتی نہیں

(۱۱۶) نھنا نا بڑا کوئی نہیں سات ھے
تو لڑنے کوں جانا یو (کیا) گھات ھے (ن)

X (۱۱۷) قسم ھے تجھے سیر نواب کا
ھے سوگند تجھے میرے ماں باپ کا

X (۱۱۸) میرے دل منے وھم و سواس ھے
میرے پاس ... ... *

X (۱۱۹) مجھے چھوڑ توں جا اکیلا نکو
یو جانے کا دل میں فکر نا کرو

(۱۲۰) بجدھو بجد (۲ن) ماں کوں راضی کئے (۱ن)
بھر حال چلنے کی رخصت لئے (ن ۱)

X (۱۲۱) میری ننگ و ناموس اور لاج کا
کہا ھے قسم تجھ کوں معراج کا

---

(۱۱۵) ن/ج خدا باج کو تجھ کوں ساتھی نہیں

(۱۱۶) ن/ج توں جاتا ھے لڑنے یہ کیا بات ھے

(۱۱۸) * نسخہ ا میں یہ شعر ناتمام ھے بقیہ دونوں نسخوں میں بھی موجود نہیں—

(۱۲۰) ۲ن/ج بہ جد و جہد — ۱ن/ج کیا — لیا

X (۱۲۲) تیرا ملک تجھ کوں مبارک اچھو
مدد تجھ کوں ...... * مبارک اچھو

(۱۲۳) چھ سوار اوس وقت سید کے پاس (ن)
سپاھی قدیم تھے و گھر کے خواص

(۱۲۴) تو دل کیا اور کیا دل کوں تھیت
میں سید ھوں اب کیا دکھاؤنگا پیت

(۱۲۵) بلاے شتابی سوں دیوان کوں
کہا تم لکھو خط علی خان کوں (ن)

(۱۲۶) دکھن میں تھی مرد ھینگے مشہور (ن)
شتابی سے ھم پاس آنا ضرور

(۱۲۷) جلد آؤ اور مہربانی کرو
رفاقت سوں دل جانفشانی کرو

---

(۱۲۲) * نسخہ ا میں یہ شعر نا تمام ھے بقیہ
دونوں نسخوں میں بھی موجود نہیں -

(۱۲۳) ن/ج — چھ سواراہ اس وقت سید کے پاس
سپاھی و چیلا و کل عام و خاص
(پہلے مصرع میں کچھ غلطی ھوگئی ھے)

(۱۲۵) ن/ج — کیا اب لکھو خط امین خان کوں

(۱۲۶) ن/ج — دکھن میں تمہیں مرد ھوکے مشہور
شتابی ھوں پاس آنا ضرور

(۱۲۸) که یو وقت هے وقت اب کام کا
تمہاری شجاعت کے ننگ نام کا (ن)
(۱۲۹) جو کچھہ تم کہوگے یہ سب هے قبول
هے شا هد، همارا خدا کا (ن) رسول
(۱۳۰) چلا لے لگے جا بجا تھا ر تھا ر
روانہ کئے قاصد اں ایک بار
(۱۳۱) نگہ داشت (ن) کا خوب گرمی کئے
جنے جو منگیا سوئیچ اس کوں دیے
(۱۳۲) اتہا باروان (ن) ماہ رجب کا چاند
چلیا گھر سے شمشیر بکتر کوں باندھ
X (۱۳۳) زرہ بکتراں پاک کرنے لگے
جہاں کے تہاں خوب مرنے لگے
X (۱۳۴) کہانا و ترکش منگا بے شمار
لگے باتنے فوج میں ایک بار
X (۱۳۵) شہر میں ڈھنڈورا پھرایا تمام
جہاں لگ سپا هی اچھے نیک نام

---

(۱۲۸) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ تمہاری شجاعت و ننگ نام کا

(۱۲۹) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ و

(۱۳۱) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ نگہہ داش

(۱۳۲) $\frac{\text{ن}}{\text{ب}}$ اتھی باروین

X (۱۳۶) پنجارے قصای و سبزی فروش
اتھے دیکھہ دل میں ھوا سب کوں جوش

X (۱۳۷) کہ کنجڑے بھٹارے و دھو بی حجام
بھڑای بہشتی لہار کئے آسلام

X (۱۳۸) کمر باندھہ ٹٹو پر اسوار ھو
لے نعل بند .... ھات دھو *

(۱۳۹) کہا جا کے ڈیرا دیو میدان میں
محمدی باغ کے خوب (ن۱) ارچان (ن۲) میں

(۱۴۰) نقارے دماسے بجاتے چلے
روپے اشرفیاں (ن) لٹاتے چلے

Xب (۱۴۱) دسے یوں سردار ساراں منے (ن)
دسے چاند سارا ستاراں منے

(۱۴۲) کیا جائے ڈیرے میں وودو (ن) مقام
کرے ملک (ن) تدبیر ھر صبح شام

---

(۱۳۸) * نسخہ ا میں یہ شعر نا تمام ھے '

(۱۳۹) ن۱/ج نزک محمدی باغ ن۲/ب ج انچان

(۱۴۰) ن/ج لٹی

(۱۴۱) ن/ج دسے ھوں اوہ سردار ساریاں منے
کہ جیوں چاند ھے کل ستاریاں منے

(۱۴۲) ن/ب بارہ ' ن/ج چار ایک
ھ/ب ج ذکر

(١٤٣) جہاں لگ تھے نوکر سپاھی امیر (ن)
بلا کر کہے خان روشن ضمیر
(١٤٤) شہر چھوڑ ڈیرا میں باھر دیا (ن)
توکل خدا مصطفےٰ پر کیا
(١٤٥) کہ تم ھو سپاھي میں سردار ھوں
بھلے اور برے کا میں غم خوار ھوں (ن)
(١٤٦) کہاں ھند یاراں کہاں ھے دکھن
کہاں خویش قربت کہاں ھے وطن (ن)
Xب(١٤٧) کہاں سوں کہاں اور (ن) کدھر سوں کہاں
کہ بارے (ن١) سوں قسمت نے لائی (ن٢) یہاں

---

(١٤٣) ن/ج — جہاں لگ تھے سردار، جودھاں، بلی
بلا کر کہا سید عالم علی

(١٤٤) ن/ب — دیا

(١٤٥) ن/ج — بھلا، یا برا سب کا غم خوار ھوں

(١٤٦) ن/ج — بارھا
ن/ب ج — کہاں خویش قریب (اور) کہاں ھیں ھمن

(١٤٧) ن/ج — سوں
ن٢/ج — لے آی — ن١/ج — با رھے

(۱۴۸) عزیزاں ! میں عالم علی خان هو ن
جوانی مین سگلیاں میں باجان هوں

(۱۴۹) جوانی کا کچھه دل‌ماں غم نہیں مجھے
مرن اور جیون کا وهم نہیں مجھے

Xب (۱۵۰) میرے دل کوں رحمت سوں شاباش هے
جوانی میں جیو کا (ن) بڑی آس هے

(۱۵۱) جیو ن وو بھلا جو انگے لاج هے
وگر نہیں تو کیا تخت اور تاج هے

(۱۵۲) جئےلگ‌هو یاراں میرے سات‌میں (ن)
رهو وقت جن (دنگ) کے میرے هات‌میں

(۱۵۳) جدهر مارکا آ پڑ یگا وهاں (ن)
(ن) جدهر کے تدهر بار کرنا وهاں

(۱۵۴) کرو مرد می (ن) دل کوں مردا نگی
هے مشهور مردوں کی مردا نگی

---

(۱۵۰) ن/ج جیونا

(۱۵۲) ن/ب جو لگ هیں یاراں میرے هات میں
اچھو وقت جنگ کے میرے سات میں

(۱۵۳) ن/ب جدهر معرکه آ پڑ یگا ندان
ب ن وو هرایک هو کر سوکرنا وڑان
ن/ج ادهر ایک دل هو کے کرنا ندان

(۱۵۴) ن/ج مردو هو

(۱۵۵) * ھےیاراں(ن) کا دل جگ سنے ننگ نام
میں منگتا خدا سوں یہی صبح شام

(۱۵۶) جو آیا ھے وو پھر کے مر جائیگا (ن)
نہ کچھ سات لایا نہ لے جائیگا

Xب (۱۵۷) خبر سن مقاماں کی ماں مہربان
ترپنے لگے دیکھنے جیو پران (ن)

X ب ج (۱۵۸) گئی شہر کے باھر جاکر ملي (ن)
نپٹ آرزو سون لگاے لگی

(۱۵۹) کہے ماں سوں میں پھر تم کوں کہاں پاؤنگا
اگر جنگ میں سوں میں پھر آؤنگا

---

(۱۵۵) ن/ب ھے بارے کا کل ھند میں نیک نام
میں منگتا ھوں نت آبرو صبح شام

* ھے کي بجاے غالباً رھے زیادہ موزوں ھو گا

(۱۵۶) ن/ب ج جو آیا ھے سو پھر وہ مر جائیگا
(۱۵۷) (ن) ترپنا لگا جیو اور سبھ پران

(۱۵۸) ن/ج گئی شہر کے باھر سے جا ملی
نپٹ آرزو سوں لگایا گلی

(۱۵۹) ن/ج اگر جگ میں سو باز پھر آوں گا

(۱۶۰) عبث پھر کے تصدیع کیسے تمن
پھر آتے تھے بیگی شتابی ھمن

(۱۶۱) نکو دل کوں تم بیقراری کرو
شہر کی طرف اب سواری کرو

(۱۶۲) کہی ماں نے نہیں چین دل کوں مجھے
میں دیکھو نگی پھرکر سو کس دن تجھے

(۱۶۳) کروں کیا مجھے صبر آتا نہیں
تیرے باج مجھہ کچھہ سو بھاتا نہیں

(۱۶۴) یک یک دن مجھے ھے اک اک سال کا
خدا کوں خبر ھے میرے حال کا

(۱۶۵) نصیباں میں کیا ھے نہیں کچھہ خبر
کہ دیوناں ھوا ھے مجھے جیوں زھر

(۱۶۶) منگاو سر و پا و دستار یو
میرے روبرو جواب بھر سب کوں دیو

(۱۶۷) لے (ن) آئے سرو پا و بڑے مول کی
زر زر کشی و صاف لئی مول کی

(۱۶۸) بولاے لطیف خان (ن) عمر خان کوں
محمدی بیگ کوں او متھے خان کوں

---

(۱۶۷) (ن) بلا کر

(۱۶۸) $\frac{ن}{ج}$ لطف خان

(١٦٩) زاهدخان جہاں لگ آتھےاس پاس (ن)
پھر اے ... ...
(١٧٠) سروپا و هر یک کوں سو دینے لگے
سلام اور تسلیم لینے لگے (ن)
(١٧١) کہی بعد ازاں سب کوں سوگند ھے
که عالم علی مجکوں دلبند ھے
(١٧٢) نمک کی شرط سب بجا لاو گے
سو وهیں پھر کے سب مرتبا پاوگے (ن)
(١٧٣) خدا تم سبھوں کا نگہبان ھے
بڑی بست دنیا میں ایمان ھے
(١٧٤) کئے عہد ساریاں نے سوگند کہا
که مالک همارا دلوں کا خدا
(١٧٥) جب لگ * تن منے جیو ھے دمبدم (ن)
اچھیں گے حضوری میں ثابت قدم

---

(١٦٩) ن/ج — جہاں لگ تھے سردار تے روشناس
بلا بھیج کر سب کے آئیں پاس

(١٧٠) ن/ج — بجالاے تسلیم، لینے لگے

(١٧٢) ن/ج — تو دل سا چھه پھر ... ...

ن * جلگ ہونا چاھئے

(١٧٥) ن/ج — جب لگ جیوتن موں ھے او دم میں دم

(۱۷۶) قدم سوں قدم هات سوں هات جور
رهیں گے که جب هووے دشمن کا زور (ن)

(۱۷۷) همن دل سوں قربان هیں جاں نثار
رکهو دل کوں صاحب تمہیں برقرار

(۱۷۸) کہی آفریں تم نمک خوار هو
وفادار بےشک و غم خوار (ن) هو

(۱۷۹) کیے ماں کوں تسلیم دینی سلام (ن)
کیے کوچ بیگی سوں بس والسلام

(۱۸۰) چلے هو که بیگی اوتر گهات کوں
لیکر لا و لشکر بڑے ٹهاٹ سوں

(۱۸۱) گیے ایدلاباد تیرا کیے
ندی دیکهه کر پور سستی کئے

(۱۸۲) کہے فوج ایدی کا کیا هے شمار
جو دیکهے تو موجود چالیس هزار

(۱۸۳) تهے انمے تتر نال گیچ ذل بان
سنے کوئی شلک تو جاوے پران

ن کریں گے جب لک هوگی دشمن کی سوز
(۱۷۶) — (کریں گے کی جگهه لڑیں گے اورجب کی
ج جگهه جلگ هونا چاهئے

(۱۷۸) ن/ج — دلدار

۱۷۹ ن/ج — وداع هو پراں ماں کو کیذا سلام
(پراں کی جگهه بزاں هونا چاهئے

(۱۸۴) تھے توپاں ایتے رھکلے بے شمار (ن)

....

(۱۸۵) نظام الملک پر ہوا جب یقین
کہ اب جنگ ثابت ہے بے کات وشین

(۱۸۶) کہلا کر دو بھیجا سلام اور دعا (ن)
لڑائی میرے سات کیا ہے نفا

(۱۸۷) کہے ہیں دکھن میں مجھے صوبہ دار
لڑائی کا ست دیو دل سوں بچار

(۱۸۸) چلے جاو سیدھے ہندوستان کوں
چچا پاس اپنے تم آمان سوں

(۱۸۹) میں لڑکے سوں کیا تیغ بازی کروں
بھلا ہے جو کچھ کارسازی کروں

(۱۹۰) سنا جب خبر سید عالی جناب
کہا دیو بیگی سوں اس کا جواب

(۱۹۱) ننھی عمر ہے پن میں لڑکا نہیں
کسی بات کا دل میں دھڑکا نہیں

(۱۹۲) میں سیدھوں تم دل میں کہا لائے ہو
میرے ملک پر چلکے کیوں آئے ہو

---

(۱۸۴) ن — رھکلے و توپاں تھے اتنے سنکات
ج کہے کیا نہیں کرئی کہنے کی بات

(۱۸۶) ن — کہا یا سلام اور کہا یا دعا
ج کہ لڑنا مرے ساتھہ کچھہ نہیں نفا

(۱۹۳) مجھے عار ہے عار ! ننگ (ن)
چلے آو بیگی نہ لاؤ درنگ

(۱۹۴) اگر لاکھہ دو لاکھہ فوجاں ملیں
کہ (جس سے) طبق سب زمیں کے ھلیں

(۱۹۵) میں وو شخص ھوں جو تلن ھار نہیں
شجاعت میری کس پر اظہار نہیں

(۱۹۶) اگر ھے حیاتی تو غم نہیں مجھے
اگر موت ھے تو وھم نہیں مجھے

(۱۹۷) جو مارا ھے قسمت میں میرے قلم
نہووے زیادہ و ناں ھووے کم (ن)

(۱۹۸) رضا پر میں راضی ھوں جو ھے رضا (ن)
وھی ھوئیگا جو کریگا خدا

(۱۹۹) میں راضی رضا پر ھو باندھا کمر
رکھا ھوں میں القصہ حق پر نظر

(۲۰۰) خدا کا کرم مصطفے کی پناہ
میں رکھتا ھوں اس بات پر سب نگاہ

---

(۱۹۳) ن/ج مجھے عار ھی عار ھے عار ننگ

(۱۹۷) ن/ج نہو کا زیادہ نہووے کا کم

(۱۹۸) ن/ج میں راضی رضا پر ھوں جو کچھہ رضا
وھی خوب ھے جو کرے کا خدا

(۲۰۱) بھر حال لے فوج اُتر یا ندی (ن)
پکڑ دل میں دعوی وو دندی بدی
(۲۰۲) ایدھر سوں یو لشکر اودھر سوں وو فوج
پڑی آکر جس میں سمندر کی موج (ن)
(۲۰۳) تفاوت رھا کوس دو چار کا
حکم تب ھوا اس جو کرتار کا
(۲۰۴) حکم تب ھوا صاحب ذوالجلال (ن)
برسنے لگیا رات دن برشگال
(۲۰۵) کتیک دن سو گزرے اسی بات کوں
دیا کوئی خبر آ ادھی رات کوں
(۲۰۶) صبا جنگ ھوئیگا یو ھے خبر
یہی ذکر لشکر میں ھے گھر بہ گھر
(۲۰۷) کہا جھوٹ ھے کر کیا اعتبار (ن)
ھمارے ھیں جاسوس ہر تہار تہار

---

(۲۰۱) ن — بھر حال اوہ فوج اتری ندی
ج — پکڑ دل سنے دند دعوی بدی

(۲۰۲) ن — پڑے ان نزک جوں سمدر کی فوج
ج

(۲۰۴) ن — نپٹ داب آبی لگی تب ابھال
ج

(۲۰۷) ن — کہا جھوٹ ھے یا نہیں کیا اعتبار
ج — ھمارے ھیں جاسوس بھی ھوشیار

(۲۰۸) نجانے کہ جاسوس و قاصد تمام
ہوے ہیں نظام الملک کے غلام
(۲۰۹) تھی تاریخ چھٹی ماہ شوال کی
بڑی نحس تر سخت جنجال کی
(۲۱۰) اتھا روز ایتوار کا نابکار
گھڑی تھی وو مریخ کی آشکار (ن)
(۲۱۱) تھی ساعت او ساعت بہت خوں فشاں
ستارہ زحل کا اتھا بے گماں
(۲۱۲) صبح کے وقت سید نیک نام
اوتھا بولتا ہوا یے خوش کلام (ن)
(۲۱۳) کہو کیا خبر آج ہے دوستاں
اُتھا بول بیگی سے عباس خاں
(۲۱۴) خبر جنگ کی آج ہے تھار تھار
یہی غل ہے سب فوج میں آشکار
(۲۱۵) سو جاسوس ایسے میں آیا شتاب
پسینے میں دستا ہے جیوں غرق آب
(۲۱۶) کھڑا ہو کے بولیا کہ اے دستگیر
نظام الملک فوج لے کر کثیر
(۲۱۷) نقارا کرایا ہے اے قبلہ گاہ
حکم کر جو تیار ہووے سپاہ

---

(۲۱۰) ن/ج — اشکبار

(۲۱۲) ن/ج — اتھا اور لگا بولنے خوش کلام

(۲۱۸) وو عالم علی سید مہرباں
شجاعت کا ظاہر ہے جس میں نشاں
(۲۱۹) سنا سو ئیچھ بکتر منگا یا شتاب
ہوا مستعد خان عالی جناب
(۲۲۰) کہا لاو میرا جو کچھ ساج ہے
مجھے کام دشمن ستی آج ہے
(۲۲۱) کٹاری و نیزہ و شمشیر لاو
جو ترکش ہیں خاصے سو بیگی منگاو
(۲۲۲) منگاو میرا خود توڑا منگاو
میرے خاص گھوڑوں کوں پاکھر لگاو
(۲۲۳) منگا اوکہاناں میری سات کیاں
کہ ہیں رات دن وو میری ہات کیاں
(۲۲۴) منگا او سپر آہنی پھول دار
کہ رہتے ہیں وو نت میرے گلے میں ہار*
(۲۲۵) منگا او میرا بانک خنجر سنگاو
میری خاص پالکی کوں جھالر لگاو
(۲۲۶) میرے ہاتی کوں جاکے صندل لگاؤ
وقت لئی ہوا ہے درنگ مت لگاو
(۲۲۷) کیا جا غسل کر اوٹھایا دو ہات
کہا یا نبی سرور کائنات
(۲۲۸) تمن کوں میری آبرو لاج ہے
مدد کوی تم بن نہیں آج ہے

---

(۲۲۴) ۱۰

(۲۲۹) کمربانده بہاتا اشکوں پنہا ل (ن)
لگیا پونچھنے سوکوں دے دے روسال

(۲۳۰) کہا لا وحقا د و د م ذ وق ھے
کہ حقے سوں ھمنا بڑا شوق ھے

(۲۳۱) خبر دار اتنے میں لایا خبر
کہ بیٹھے ہو کیا سیہ شیر نر

(۲۳۲) نظا م الملک فوج کل سا ت لے
تمہارے امیراں کے دل ھات لے

(۲۳۳) کہا ھیگا سب فوج بندی سمہال (ن)
فتح دیوے تمناں کوں رب ذوالجلال

(۲۳۴) اگر نہیں خبر کس کوں کچھ علم غیب
سبہوں کا سودستا ھے دل پر فریب (ن)

(۲۳۵) سنا سوئیچھ قاصد کوں جھڑکا دیا
حقا سامنے تہا سو سر کا دیا

(۲۳۶) کہا لوگ میرے و فا دار ھیں
میں چاکر سمجھتا نہیں یار ھیں

(۲۳۷) سبھی ایک جیو ھیں و سب ایک تن
شجاعت منے ھینگے یک یک رتن

---

(۲۲۹) ن/م کمربانده هتیار اس کو سنبھال

(۲۳۳) ن/م کہا تم اوپر فوج بندی سوں چال

(۲۳۴) ن/م بالکل قریب

(۲۳۸) یو دانے تسبیم کے میں اسام
رھیں ایک ھوکرسوھل مل مدام (ن)
(۲۳۹) میرے سات کیونکر جدای کریں
مجھے چھوڑ کیوں روسیا ھی کریں
(۲۴۰) لوٹایا ھوں اوں پر یو سب ملک مال
لنظام الملک کیا کر یکا نہال
(۲۴۱) اوٹھا بول سب کوں سواری کرو
دنیا سھل ھے دل سوں یاری کرو
(۲۴۲) رفاقت کرو زندگی سہل ھے (ن)
شرافت میں نامردمی جہل ھے
(۲۴۳) خدا کے کرم کا ھوں امید وار
رکھے لاج میری سو پرور دگار
(۲۴۴) میں سیدھوں اُن دل میں کیالاے ھیں (ن)
میرے گھر پہ ناحق خلل لاے ھیں
(۲۴۵) خدا ھات انصاف مانو تمہیں
قسم ھے ھماری سو جانوں تمہیں

---

(۲۳۸) ن/ج رچیں ایک دھاگے میں ھل مل مدام

(۲۴۲) ن ھنسا مت کرو زندگی ھے سہل
ج شرافت میں مت لیو اپنے خلل

(۲۴۴) ن میں سیدھوں او مجھہ پہ چل آے ھیں
ج مرے گھر پہ ناحق بلا لاے ھیں

(٢٤٦) یکا ایک اندھ کار (ن) پیدا ہوا
نظا ماں کا لشکر ہویدا ہوا

(٢٤٧) ہوی ہانک لشکر میں چاروں کدھن
زمیں تھر تھری اور لرزا گگن

(٢٤٨) کھڑا ہو رہے کے ہودے کہاں کوں سنبھال (ن)
کہا جوش میں یوں انکھیاں کرکے لال

(٢٤٩) نپٹ کر کر شوخی یو چل آے ہیں
سمجھے کیا مگر موم کا پاے ہیں

(٢٥٠) زمیں دھس کے غرقاب ہو جاے گا
گگن ٹوٹ کر سر اُپر آوے گا

(٢٥١) لڑوں یا مروں یار فوجاں چلاؤں•
میں عالم علی لہو کی ندیاں بہاؤں

(٢٥٢) بحق خداوند پروردگار
جب† لگ تن میں جیو ہے کروں کارزار

---

(٢٤٦) ن، ج — دھوندو کار

(٢٤٨) ن، ج — کھڑا ہو کے جذبی سینا نکال

(٢٥١) • نسخہ (ج) میں چلاؤں اور بہاؤں کی جگہ چلاؤ اور بہاؤ ہے اور دوسرے مصرعے میں میں کی جگہ تو ہے —

(٢٥٢) † تینوں نسخوں میں جب لگ ہے لیکن میری راے میں جالگ ہونا چاہئیے ۔

(۲۵۳) هراول کیا ہے غالب خان (ن) کوں
دیا سا تھہ سلیم خاں متھے خان کوں
(۲۵۴) دلیل خان، محمدی بیگ مرزا علی
جہاں لگ تھے سردار جو دھا بلی
(۲۵۵) کہا تم ہر اول کے سب سا تھہ جاؤ
ہراول کوں ای سات بیگی ملاؤ
(۲۵۶) امیں خان کوں بولے کہ سن لیو بات
تمہیں فوج کا مل لے جاو سنگات
(۲۵۷) چلو مہربانی سوں سیدھی طرف
تمہاری شجاعت میں کچھہ نہیں حرف
(۲۵۸) نہیں کوئی ثانی تمہاری مثال (ن)
یہی بات تحقیق بے قیل و قال
(۲۵۹) امیں خان کہے رہ میں دستاخلل (ن)
گیا دور ھما را ہر اول نکل
(۲۶۰) مدد کو ہو آئے تو کچھہ کر دکھاؤ
ہو بے شک اپس دل میں کھانڈا چلاؤ
(۲۶۱) تلو کے تو سب فوج تل جا ئیگی
بلا مجھہ ا کیلے ا و پر آ ئیگی

---

(۲۵۳) ن/ج — منور خاں ن/ج — متہور خاں

(۲۵۸) ن/ج — تمہیں مرد دکن میں ہو بے مثال

(۲۵۹) ن/ج — کھڑے ہو کے رہنے موں دستا خلل

(۲۶۲) وهی ہوئیگا جو ہے رب کی رضا
که میں ہوں عزیزاں میں سینے صفا(ن)

(۲۶۳) عمرخاں کوں بولے رہو دست چپ
مرہٹے کی لے فوج کوں سات سب

(۲۶۴) تمہاری میری کچھه جدائی نہیں
تمہیں خویش ہو کچھه سپاہی نہیں

(۲۶۵) تمہاری میری شرم سب ایک ہے
کروگے وہی جس میں جو نیک ہے

(۲۶۶) دنیاں میں دوبارا کچھه آنا نہیں*
یو دنیا جنم لگ تھکانا نہیں

(۲۶۷) اگر ہے شرم سو یچ جینا بھلا
وگر نہیں زہر کھا کے مرنا بھلا

(۲۶۸) خبردار ہو دل میں کچھه ڈرنہ لاؤ
که جیوں شرط ہے خوب ہاناں چلاؤ

---

(۲۶۲) ن/ب میں ہوں سب عزیزاں ستیں باوفا

(۲۶۶)* یه شعر اس سے پہلے بھی آ چکا ہے
صرف تھکانے اور تھانے کا فرق ہے
نسخه (ب) میں یه شعر اس مقام پر نہیں
نسخه (ج) میں اس طرح ہے۔
دنیا دوپہر کی یه جوں چھاؤں ہے
جنم لگ کسی کا نه اب ٹھاؤں ہے

(۲۶۹) لئے سات اپنے سوھانے حشم (ن)
چلے خوش ھو رکھد(ن) رکھہ کے یک یک قدم
(۲۷۰) سو ایسے میں آکر کہا کوی سوار
ھراول یو بھاری پڑی ھے جو پار (ن)
(۲۷۱) رھی فوج جاں کی تہاں سب تھتک
(۲۷۲) چلے ھیں جدھر کے تدھر سب بتھک
(۲۷۳) ھزاراں سوں جودھا آگ سنگ* (ن)
سنا اور چلا جیوں دیوے پر پتنگ
(۲۷۴) جو ھوتا اگر رستم افراسیاب
تو ھرگز نکرتا وہ ایتا شتاب
(۲۷۵) پڑیا توٹ ایسا ھوا سا رکڑک (ن)
کسی بات کا دل منے نہیں تہا دھڑک
(۲۷۶) اوتھا فوج لشکر کا گرد و غبار
کہ جانو قیامت ھوا آشکار

---

(۲۶۹) ن/ج — رھا سو حشم ن/ج — آھستہ

(۲۷۰) ن/ج — ھراول پہ صاحب کے ھے روز گار

* ایسا نسنگ

(۲۷۳) ن/ج — پڑا شور جودھا بڑا پر تھتک
سنا اور چلایا جیسے بجلی کڑک

(۲۷۵) ن/ب ج — پڑیا توٹ اسمان سوں بجلی کڑک
کسے ماجنی جو سمھالے دھڑک

(۲۷۷) هوا شور و غل غلغلا فوج میں
سیادت کے دریا رہے موج میں
(۲۷۸) مقابل ہوا اور کہا ہانک مار
وطن ہے سپاہی کا کھانڈے کی دھار
(۲۷۹) عجب دن عجب وقت ہے آج کا
بھلے مرد کی قدر معراج کا
(۲۸۰) کہا کاں ہے سردار اس فوج کا
جو دیکھے تماشا میری موج کا
X (۲۸۱) تمہارے بن کامچ اڑیاں ہے (ن)
تلومت یو مرداں کا میدان ہے
(۲۸۲) مجھے بان گولے سوں کوئی (ن) مت ڈراؤ
نشا ہے تو ہودے سوں ہودا بھڑاؤ
(۲۸۳) لگا مارنے تیر گولی چلاؤ (ن)
کہا فوج کوں سب کی گودی اٹھاؤ
(۲۸۴) چلانے لگے تیر پر تیر کوں
ہزار آفریں مرد کے دھیر کوں (ن)

---

(۲۸۱) ن/ج ملیں ہم و تم ہم کو ارمان ہے

(۲۸۲) ن/ج تم

(۲۸۳) ن/ج لگا مارنے تیر کر کوں پیا
دیا فوج یکبار گی سب ہلا

(۲۸۴) ن/ج مرد رندھیر کوں

(۲۸۵) گزر جاے بکتر و چلتہ کوں پھوڑ
زرہ کی کڑیاں ڈھال کے پھول توڑ
(۲۸۶) جسے تیر ماریں ترازو کریں (ن)
سکت کیا تھی جو زور بازو کریں
(۲۸۷) ھوا دو گھڑی لگ بڑا رن کھنڈل (ن)
چلی فوج موں پر سے ساری نکل
(۲۸۸) جو ھودے کے موں پر سے سب ٹل گئے
پھرا پیٹھہ یکبارگی چل گئے
(۲۸۹) نہیں ھے عزیزاں یو عالم علی
مگر آج حاضر ھوے ھیں علی
(۲۹۰) الہی یو کس نور کا نور ھے
جواں یو شجاعت سوں معمور ھے
(۲۹۱) کیا تب حکم بیگ نوبت بجاؤ
رکھو دل قوی اور گھوڑے چلاؤ
(۲۹۲) رھے یوں کھڑے جا بجا تھار تھار (ن)
نھنے اور بڑے سب پیادے سوار
(۲۹۳) چلا کوئی مشرق چلا کوئی غروب
چلا کوئی شمال اور چلا کوئی جنوب
(۲۹۴) بلانے لگے فوج کوں آو رے
فتم ھے فتم کوی مت جاو رے

---

(۲۸۷) ن/ج — ھوا دو گھڑی لگ ھزاروں کا ڈھل

(۲۹۲) ن/ج — رھو دیوں کے تیوں ھو کھڑے تھار تھار

(۲۹۵) پھر ورے پھر فلک سوں دور ھے
نمک کھا کے بھاگے سو مزدور (ن) ھے

(۲۹۶) یو سن کر کہا سید پاک باز
اتنا بس ھے ھمنا مدد کار ساز

(۲۹۷) جو جیا کا سو کیا اس کی پھر آس ھے
یہ مرنا شہادت مجھے خاص ھے

(۲۹۸) کھڑا رن میں سید اپس ذات سوں
گئی فوج ساری نکل ھات سوں

(۲۹۹) مہاوت کوں بولا کہ ھاتی چلاؤ
کہا تب غالب خاں کوں ھگی بلاؤ

(۳۰۰) هزار آفریں خان عالی قدر
تمہاری ھے مجھ پر مہر کی نظر

(۳۰۱) میں اس فوج کوں ازمایا نہیں
کپت اون کے دل کا میں پایا نہیں

(۳۰۲) دغا دے کے مجکوں نکالے شتاب
قیامت میں کیا دیں گے حق کوں جواب

(۳۰۳) محبت کی کچھ کس منے باس نہیں
دیکھو دوستاں کوی میرے پاس نہیں

(۳۰۴) بہر حال دنیا یہ گزران ھے
لگا رکھ اب موت سوں دھیان ھے

---

(۲۹۵) ن/ب ج — مقہور

(۳۰۵) غالب خاں نے بولے کہ سید انام (ن)
نکو کچھہ کرو فکر اب دل میں خام

(۳۰۶) جب لگ دم میں دم هے کریں کارزار(ن)
رهیگا جو عالم ملنے یادگار

(۳۰۷) مہر خان (ن) غوری نے بولیا نواب
ملے مل (ن) گے سب یو خانے خراب

(۳۰۸) کیا شیخ اکبر نے (ن) آکر عرض
که مرناں همیں اب هوا هے فرض

(۳۰۹) مقرر هوا هے جو تقدیر سوں
مٹا نا سکے کوی تدبیر سوں

(۳۱۰) نواب اب رها شہر کا دیکھنا
لڑای نہیں اب هوا پیکھنا

---

(۳۰۵) ن/ب ج — امام

(۳۰۶) ن/ج — لڑیں جان نثار

(۳۰۷) ن/ب — ناهر خاں غوری کوں بولے نواب — ن/ج — ناصر خاں

پلے پل
تلے تل

(۳۰۸) ن/ب — شیخ فیض — ن/ج — فیضو

(۳۱۱) اسی گفتگو میں کہ تھا یو بچار
پھر ی فوج سید کی کل ایکبار

(۳۱۲) پڑا مار کا * تیر اور بان کا
پڑا رن کھندل خوب گھمسان کا

(۳۱۳) کئے قصد ایک دل ھو اھل غرور
کہ چڑ یا ھے جیوں آکے دریا کوں پور

(۳۱۴) ھزار آفریں تجکوں عالم علی
کھوں سور ما بیر یا کوی بلی (ن)

(۳۱۵) مھاوت پڑیا فیل سیتی نکل (ن)
لگا پانوں اپنے کوں تو ھکلنے اگل

(۳۱۶) تہور خاں (ن) کوں اتنے میں گولا لگا
لگا سو بیچ ھاتی اوپر تے ڈھلا (ن)

(۳۱۷) گریا سور چھل ھات سوں چھوٹ کر
رھا دیکھ سید لھو گھونٹ کر

---

(۳۱۲) * معرکہ

(۳۱۴) $\frac{ن}{ج}$ کھوں سور ما بیر جو دھا بلی

(۳۱۵) $\frac{ن}{ج}$ بڑا چوٹ آسن سوں مھاوت نکل
لگا پانوں ھاتھی دھکا یا اگل

(۳۱۶) $\frac{ن}{ب}$ عنایت $\frac{ن}{ج}$ غیاث خاں

(۳۱۷) $\frac{ن}{ج}$ دھکا

(۳۱۸) رہے تھے کم و بیش کل سو جواں
ہوے گرد سید کے سب خونفشاں

(۳۱۹) اپے تھا ہتی تہا و یک تھا خدا (ن)
ہوے شاہ سوں سب سنگا تی جدا

(۳۲۰) دو ترکش لے ایسے میں خالی کیا
سگل تن کو زخماں سوں جالی کیا

(۳۲۱) لگے تیر بھر نے اسی تیر کوں
چلا کر بھرا کر بڑی ڈھیر سوں

(۳۲۲) لگا وے جسے تیر کھہ کر کماں (ن)
و و لاگے جسے سو گئے لا مکان

(۳۲۳) یکا یک لگے موں اوپر پنج تیر
ہوے پار گالاں سوں پردے کوں چیر

(۳۲۴) لیا کھینچ کر اور کیا خوب زور
آہستہ ستیا تیر پیکاں مرور (ن)

X (۳۲۵) لگے تیر پر تیر اوس شیر کوں
چلا وے بھرا کر اسی تیر کوں

---

(۳۱۹) ن/ج — ہتی تہا وہ تھا آپ یا تھا خدا

(۳۲۲) ن/ب — لگا کر چلے کوں بھی کھینچے کماں
لگا وے جسے تو نر ہے کچھہ نشاں
(لگا وے جسے سور بھی الا ماں)

(۳۲۴) ن/ج — رہا سو ستیا پانچہ کھادا مرور

(۳۲۶) لگا تیر چلے کوں کھینچی کماں
لگا وے جسے سب گئے وو جہاں
(۳۲۷) لگا تیر پہر آ بنا گوش میں
ستیا کاڑ بہی اس کوں آ ہوش میں
(۳۲۸) نزک آکے اس فوج کا کوئی امیر
لگایا پیشانی پر آ سخت تیر
(۳۲۹) نکالے تو ہر گز نکلتا نہیں
کیا زور پر زور چلتا نہیں
(۳۳۰) ستیاچ اور بہار کاڑ وہاں کا وہاں
دیا جواب اوس تیر کا در زماں
(۳۳۱) پڑا آکے گہوڑے سے جب کا کے تیر
کہا کیا امیروں میں تہا بے نظیر (ن)
(۳۳۲) سو ایتے میں کوئی اور ہودے سوار
وو آ سامنے دل کوں کر استوار
(۳۳۳) لگایا اوسے ایسا تیر شتاب
ہودے نا سکا پھر کر اوس کا جواب
(۳۳۴) بہی ایسے میں آ کوئی نیزہ سمہال
غروری سے سید پو مارا نکال
(۳۳۵) جو دیکھا اسے تیر مارا اچہل
پڑا پھر کر گھوڑے اوپر سے نکل (ن)

---

(۳۳۱) ن ــــ کہا کیا جوانمرد تھا بے نظیر
ج

(۳۳۵) ن ــــ پڑا نیچے گھوڑے اوپر تیں نکل
ج دکھا مرنہہ جھکاوے نکا ہوں پھراے
ہتی کو اشارت سوں آگے چلاے

(۳۳۶) زرا مورچہا کہاے گردن پر آے
هاتی کرن اشارہ سوں اگے چلاے

(۳۳۷) جو ایسے میں کوی پیرزادہ فقیر
بہوت خو بصورت وصاحب نظیر

(۳۳۸) هتی هول آکر هوا رو برو
کہ جانو نظام الملک هیگا تو

(۳۳۹) کہ جلدی سوں دو تیر ایسا جڑا (ن)
سو هودے میں بے هرش هوکر گرا

(۳۴۰) زخم پر زخم جب لگے بے حساب
هوا سست (ن) تب سید عالی جناب

(۳۴۱) هر آن آپڑی مار تلوار کی
بڑے زور کی اور بڑے مار کی

(۳۴۲) عزیزاں گئے چھوڑ سارے نکل
نمک کی شرط نا رکھے گئے نکل (ن)

(۳۴۳) جدهر دیکھتا هے اودهر مار مار
کہا جو رضا پاک پروردگار

---

(۳۳۷) ن/ج مت مانک هاتی ہیں صاحب سریر
نیت بانک پٹے موں تہا بے نظیر

(۳۳۹) ن/ج یکایک اسے تیر ایسا جڑا

(۳۴۰) ن/ب تنگ

(۳۴۲) ن/ب ج نہ سید هے بغل نہ داویں بغل

(۳۴۴) ستیا ہات ہمت سوں شمشیر پر
سومارے دیکھو جھٹکہ ہودے اوپر (ن)

X (۳۴۵) لہو لال سوں کے اوپر بہہ چلا
ادھر کا اودھر جا بجا بہہ چلا

X (۳۴۶) لئے ڈھال سوں ر اپس کو چھپا ے (ن)
ایدھر کا اودھر مار کوں سوں چکاے

(۳۴۷) لئے آکے ہودے کو ہودوں سے گھیر (ن)
ہوا تب ہر اساں کیا دل دلیر

(۳۴۸) سبھی مغل اوربان کے تنداں کوں کات (ن)
لگے ہودے پر چڑھنے رسیاں کوں کات

(۳۴۹) دو ہا تاں سے تلوار بازی کری
مگر کربلا پھر کے تازی کری

---

(۳۴۴) ن/ب تو ہر کر لگا جس کے ہودے اوپر

(۳۴۶) ن/ج ستے ڈھال ہودے کی تندیاں کوں کات
لگے جہاں تہاں کھولنے چوکیات

(۳۴۷) ن/ج لئے آکے جودھن نے ہودے کو گھیر
رکھا جیونا بہت ہیا دل دلیر

(۳۴۷) ن/ب ستے ڈھال ہودے کی تندیاں کوں کات
لگے جہاں تہاں کھول رہے چولہ ہات

(۳۵۰) سو ایسے میں ایک آکے گولی لگی
وہ گولی نہیں بلکہ هولی لگی
(۳۵۱) کہا کوی نفر هے تو پانی پلاو
کہا آبدار هو تو بیگی بولاو
(۳۵۲) نہ پانی اتہا وهاں ناآتیا آبدار
لگیا وو هیں لڑنے کیتئیں پیاس مار
(۳۵۳) جسے هات مارے کرے چور چور
جب لگ جیء میں جیو تہاتن بر نور (ن)
(۳۵۴) انکہیاں پرتے لہو چلیا بے شمار
لگیا پونچھتے پونچھتے اپنی رومال کاڑ
(۳۵۵) بونداں لہو کے موں پرپو نچھیا تمام (ن)
رہا دیکھنے سے وو سید امام
(۳۵۶) سنو اے عزیزان روشن ضمیر
لگے ایک تن پر سوچھتیس (ن) تیر
(۳۵۷) تھے نو وار نیزے و تلوار کے (ن)
وهم نا کیا کچھہ اس آزار کے

---

(۳۵۳) $\frac{ن}{ج}$ جب لگ تن میں جیو تہا وہ تب لگ شعور

(۳۵۵) $\frac{ن}{ج}$ بند هی منہ پہ جالی لہو کی تمام
رہا دیکھنے سوں وہ سید امام

(۳۵۶) $\frac{ن}{ب}$ چالیس

(۳۵۷) $\frac{ن}{ب}$ اتے وار نیزوں کے تلوار کے

(۳۵۸) فوارے لہو کے او چھلنے لگے
نکل بہار ہودے سوں چلنے لگے
(۳۵۹) اوتھے ایک تن پر ہزاروں کے غول
ہوا مار کے موں جدا سر سوں خول
(۳۶۰) لگیا جب سینے آ کے گولا ندان
نکل روم تن سوں گیا جیوں بوان
(۳۶۱) جگر ٹوٹ لہو ہو کر آیا اوبل
چلے حیف تن پر تے گردن پے ڈھل
(۳۶۲) مغل آچڈ ہے ٹوٹ ہودے اوپر
موئے پر لگے مارنے پھر خنجر
(۳۶۳) دیے ڈال ہودے تلے خان کوں
کہ دل سے پرےلال بے جان کوں (ن)
(۳۶۴) نہ جیوتھا نہ کچھہ روح تھاکچھہ نشان
نہ دم تھا نہ کچھہ نور تھا جیو بجان
(۳۶۵) وو اقبال ناصر کے گھر کا غلام
ہوا چور زخماں سے لہو کے تمام
(۳۶۶) سو بے ہوش ہو کر پڑیا کھیت میں
اوٹھا یا سپاہی افسوس میں
(۳۶۷) تھی تاریخ چھٹی ماہ شوال کی (ن)
بڑی سخت تر نحس جنجال کی

---

(۳۶۳) ن/ج سو اُس کوں بھرے لعل بے جان کوں

(۳۶۷) ن/ج تھی تاریخ نویں جو شوال کی
ہوی شہر میں خبر اس حال کی

(۳۶۸) خبر ہوئی شہر میں سواس حال سوں
لئے مار کر جنت کے اس لال کوں

(۳۶۹) محل میں کیا جا کے کوی یو خبر
کہ تل مل (ن) ہوا آج سارا شہر

(۳۷۰) لئے مار عالم علی خان کوں
سیادت کے مسند کے سلطان کوں

(۳۷۱) لئے مار لشکر آوارا ہوا
امامت کے گھر کا اندھارا ہوا

(۳۷۲) گیا (ن) جگ ستی وو مبارک بدن
علی کے خزانے کا خاصا رتن

(۳۷۳) اوتھی ماں نے افسوس کہا آہ مار
کہی عمر خاں کوں کہ اب کیا بچار

(۳۷۴) زمیں سخت اور اسماں دور ہے
ڈر ونا ڈیکھو جان کل چور ہے

(۳۷۵) لے جانے کی بیگی اوتاولی کئے
لے جاکر دیکھو کیا خرابی کئے

(۳۷۶) ہوا غل بڑا کل محل میں تمام
جو کھانا و پانی ہوا سب حرام

(۳۷۷) کہی ماں نے فرزند میرے نونہال
ہوا دیکھنا مجکوں تیرا محال

---

(۳۶۹) ن/ج — تل اوپر ہے

(۳۷۲) ن/ع — چھپا

(۳۷۸) کہاں ھے وو فرزند عالم علی
تیرے دوکھہ سوں سر پانوں لگ سیں جلی
(۳۷۹) فلک بے مہر نے کیا کیا ستم
گنوایا میری دھکد ھکی کا پدم
(۳۸۰) اوجالا میرے جیو کے ایوان کا
ستارا میرے ملک میدان کا
(۳۸۱) میرے زیب زینت کا تھا گل گلاب
ترا کر کیا سب چمن کوں خراب
(۳۸۲) ھوا عیش آرام میں کیا خلل
عجب جیوتن سوں نجاوے نکل (ن)
(۳۸۳) ھزار آرزو اور ارمان سوں
میں پائی تھی عالم علی خان کوں
(۳۸۴) کہاں او کہاں اوس کی خانی گئی
سگل خاک میں اوس کی جوانی گئی
(۳۸۵) کہوں کیا جو پوچھینگے مجکوں نواب
کہاں ھے وو فرزند مبارک نقاب
(۳۸۶) اپس ھات سوں کیوں گنوائی اوسے
نھنی عمر میں کیوں کٹائی (ن) اوسے
(۳۸۷) منانا کیئے کیوں تم اس بات سوں
گنوائی بہادر میرے ھات سوں

---

(۳۸۲) ن/ج — قیا مت لگوں تب رھے گا یہ مثل

(۳۸۶) ن/م — کھپائی

(۳۸۸) نہ کھاوے نہ پیوے روے زار زار
میرا جیو پیت بن یوں هے بے قرار (ن)

(۳۸۹) پکڑ هات کوں میں نکالی تجھے
پھر آ کر تو مکھ نہیں دکھایا مجھے

(۳۹۰) کہے تھے فتح پا کے گھر آئینگے
یو صورت نورانی کوں دکھلا ئینگے

(۳۹۱) کہ سہراں روپے بھر کے خیرات کی
خبر کچھ نہ تھی مجکوں اس بات کی

(۳۹۲) کہیں سدہ میں آوے کہیں سدہ گنوائے
نینا ں سے انجھو تھال موتی بہائے

(۳۹۳) هوے خود کہی تلملا هانک مار
اے حافظ! اے ناصر! اے پرور دگار

(۳۹۴) پکڑ هات سونپی تھی یا رب تجھے
سبب کیا سو پھر نا دکھایا مجھے

(۳۹۵) تھی امید یہ دل میں دیدار کی
میرے فوج لشکر کے سردار کی

(۳۹۶) پھر اون کی خبراں میں خیرات کی
خبر کچھ نہ تھی مجھ کوں اس بات کی

(۳۹۷) ارے کوئی اس غم کی دارو بتاؤ
مجھے اس عزا باں سوں بیگی چھڑاؤ

(۳۹۸) هو بے هوش سو بار یک بار بار
انکھیاں تے لہو روے وو زار زار

---

(۳۸۸) $\frac{\text{ن}}{\text{ج}}$ مچھی جیوں تڑپتی هے تیوں بے قرار

(۳۹۹) محل کے جتنے لوگ زیر و زبر
بڑے حیف کھا کھا کے ھو بے خبر

(۴۰۰) تیرے باج پیارے اندھارا دسے (ن)
خدا باج پیارا نہیں کوئی دسے

(۴۰۱) نہ فریاد کوں کوئی نہ کوئی داد کوں
پھر حال جانا دولت آباد کوں (ن)

(۴۰۲) شہر ملک تھا جس کے فرمان میں
سو وو جا پڑے کوہ و ویران میں

(۴۰۳) ھزاراں سپاھی ھزاراں غلام
کریں آ کے تسلیم ھر صبح شام

(۴۰۴) ھزاراں سوں گھوڑے ھتھی بے شمار
ھزاراں چھڑی دار چیلے ھزار

(۴۰۵) ھزاراں امیراں رھیں نت مدام
چھہ صوبوں میں عزت تھا ازبس تمام

(۴۰۶) نہیں فکر کچھہ مجکوں سنسار کی
تھی امید واری سو دیدار کی

(۴۰۷) گیا لوت میں مال اسباب سب
یو قصا نہیں ھے حکایت عجب

---

(۴۰۰) ن/ج — کہیں کیوں محل میں اندھارا دسے
خدا باج کوئی نہیں کہیں اب کسے

(۴۰۱) ن/ج — گئے ھر طرح دولت آباد کوں

(۴۰۸) نہ تھا زور کس کوں نہ کس کوں مجال (ن)
سکے مار دم اور کرے کچھ سوال

+ ج (۴۰۹) چھڑاوے لے جاپل موں افلاک پر
ستے پل منے خاک کا خاک پر

+ ج (۴۱۰) تلا رام دیوان کا یتھہ قدیم
اتھا ساتھ اس حادثے میں خدیم

(۴۱۱) پرندے کوں طاقت نہ پنکھ مارنے
نہ یارا تھا وہاں کس کوں بچارنے

(۴۱۲) جو بولے بچن سو دستور تھا
کرم رات دن جن کا مشہور تھا

(۴۳۱) انگے حوض لبریز اور گل بہار
صدر مسندان جا بجا تہار تہار

(۴۱۴) سو ایسا ستم ہو ستم ہائے ہائے (ن)
یو دنیا بھی رستم کوی کیا تیار (؟)

(۴۱۵) کہاں وو نقارے دمامے نشان
کہاں وو عرابا کہاں توپ بان

(۴۱۶) کہاں وو صلابت کہاں وو حکم
کہاں فوج لشکر کہاں وو حشم

(۴۱۷) کہاں ہے وو دولت کہاں ہے وہ مال
عجب قدرتاں ہیں تیری ذوالجلال

---

(۴۰۸) ن/م — نہ تھا کس کوں زہرہ نہ کس کوں مجال (م)

(۴۱۴) — ن سو دشتا یہ کیا کیا ستم ہائے ہائے
م یہ دنیا ہے ایسے کوں کیا کوئی نہ پائے

+ ج (۴۱۸) کھے مل اپس موں اپن اھل راز
سیادت کا ناحق ڈوبا یا جہاز
+ ج (۴۱۹) نبوت کی انگشتری کا نگین
جگر گوشۂ فاطمہ با ایقیں
+ ج (۴۱۰) پڑا گرد لوھو منے لال ھو
گرا ایکلا رن موں بے حال ھو
+ ج (۴۲۱) ننھی عمر موں کیوں کھپا یا اُسے
لے جاکر دیکھو دکھہ دکھا یا اسے
+ ج (۴۲۲) نہ آرام دل کوں نہ خاطر قرار
جگر جل دھڑکتا ھے جیسے انگار
+ ج (۴۲۳) ھئے لگ نہ اب کس تیں یاری کریں
یہ غم دل موں رکھہ برد باری کریں
+ ج (۴۲۴) دنیا ھے دغا باز فانی مقام
ھے دل باندھنا اس سوں بالکل حرام
(۴۲۵) جسے پائداری سو نایاب ھے
یو دنیا دیکھو سر بسر خواب ھے
(۴۲۶) یو غم جگ منے (ن) آشکارا ھوا
جگر ٹوٹ عالم کا پارا ھوا
(۴۲۷) ھزار آہ وافسوس ھے دوستاں
چھپا حیف دنیا سوں وو نوجواں
(۴۲۸) عجب سید عالی نسب خان تھا
فراست کے دفتر میں سلطان تھا

---

(۴۲۶) ن/ج موں جب

(۴۲۹) کہاں ڈھونڈنا اب کہو خاں کوں
فراست کے موتی و مرجان کوں (ن)
(۴۳۰) قلعہ میں قلعدار عالی قدر
سیادت کے رکھہ نام اوپر نظر
(۴۳۱) گیا قلعہ میں اور کہا آشکار
میں مومن مسلمان ہوں دین دار
(۴۳۲) تمہاری میری لاج سب ایک ہے (ن)
میرا بول تمنا ستی نیک ہے
(۴۳۳) رفاقت تمہاری ہے جیوکے سنگات
مین جاگیرسوں منصب سے دھویا ہوں ہات
ج (۴۳۴) جو کچھہ ہو تمہارا کرے گا سو ہو
میں بیٹھا ہوں سب بات سے ہات دھو
(۴۳۵) رکھوں دل کوں صاحب تمہیں برقرار
لڑونگا جو چل آئے یک لکھہ سوار
(۴۳۶) جو کچھہ ہو نہارا سو ہو ڈیگا وو
میں بیٹھا ہوں سب سوں ہات دھو
(۴۳۷) دلاسا دیا اور کہلایا سلام
دیا خوب رہنے کوں عالی مقام

---

(۴۲۹) ن/ج رسالت کے موتی پریشان کوں

(۴۳۲) ن/ج تمہاری میری لاج اک لاج ہے
مرا قول تمنا ستی اہم ہے

(۴۳۸) مبارک تیرا تاج (ن) تجھ پر ا چھو
یو همت (ن)تیری تجکوں رهبر اچھو

(۴۳۹) شجاعت کے زور (ن) میں توں فرد هے
بها د ر شجا ع صا حب د ر د هے

(۴۴۰) مراتب میں مردوں کے توں بے نظیر
نبی نت اچھو تجھ اوپر دستگیر

(۴۴۱) جو بولیا بچن سو رکھیا برقرار
اچھوشاہ مرداں کا تجکوں (ن) ادھار

(۴۴۲) ووجگ میں نتیجا برا پائیگا (ن)
د نیا سہل هے نا توں ر ه جا ئیگا

---

(۴۳۸) ن/ج ناذوں

ن/ج نیت

(۴۳۹) ن/ج طورے

(۴۴۱) ن/ج نس د ن

(۴۴۲) ن/ج دو جگ موں نتیجا برا پاے کا
دنیا سہل هے نا توں رہ جاے کا

(۴۴۳) هوا بعد ازاں غل ہندوستان میں
هوا جنگ بڑا مغل اور خان سیں (ن)

(۴۴۴) شہادت کئے خان نے اختیار
کرے مغفرت خان کوں پروردگار

(۴۴۵) هوی جب خبر جا کے نواب کوں
سیادت کی مسند کے محراب کوں

(۴۴۶) کہ عالم علی سید با خبر
کیا عالم معنوی پر سفر

(۴۴۷) سنیا اور سٹیا غم کی جا آگ میں
یو عالم علی خاں کے ویتاگ (ن) میں

ج(۴۴۸) کہا کھود تاروں دکھن کی زمیں
یہ کیا بات ہمنا پہ آوے کہیں

(۴۴۹) بحق خداوند کون و مکاں
نہ مغلاں کوں چھوڑوں گا میں در اماں

(۴۵۰) منگا توپخانہ بڑے تهاب (ن) کا
بنگالا پورب اور پنجاب کا

---

(۴۴۳) ن/ج هوا جنگ مغل اور میاں خان میں

(۴۴۷) ن/ج بیراگ

(۴۵۰) ن/ج تاب

(۴۵۱) منگائے گو مک (ن) بان سب ھند کے
ولے جا بجا اور سر ھند کے (ن)
(۴۵۲) جزائل شتر نال هزاراں هزار
رکھے صاف دھو دھر کر سب ایکبار
(۴۵۳) غلاماں کئے سرخ بانات کے (ن)
زرد اور سبز رنگ کئی ذات کے
(۴۵۴) هزاراں جوان مرد شمشیر زن
(۴۵۵) ملے آکر بارہ سے سب هم وطن (ن)
(۴۵۶) لئے سات احشام چو ستھ هزار (ن)
یک یک کس شجاعت میں سب نامدار (ن)

---

(۴۵۱) ن — کھک

ن
— دلی آگرا شہر هور سہند کے
ب ج

(۴۵۳) ن — غلاماں کئے سب کوں بانات کے
ج
سرخ، سبز اور زرد کے بھانت کے

(۴۵۵) ن — ملے آکے بارہ سوں ست دے وطن
ج

(۴۵۶) ن — بست هزار، یہ تعداد صحیح نہیں
ب پچاس هزار کی تعداد تاریخوں
میں درج ھے

(۴۵۶) ن — آپس تھا شجاعت میں اک نامدار
ج

(۴۵۷) بڑے خاں متھےخاں اوتھے بول کر (ن)
کہ یک یک کوں پکڑو ......

(۴۵۸) اوتھے شے اکبر لے لوں کر پکار
کہ یک یک کوں پکڑونگا در کار زار

(۴۵۹) کہے اے خدا یا مجھے ایکبار
نظاماں ستی اُس اڑا ی کی بہار

(۴۶۰) اوتھے بول اگر ھے مرے تن میں جان
کہ ایکبارسب ھمکوں کرنا اوتھان (ن)

(۴۶۱) بحق خدا وند پر ود ر گا ر (ن)
نظا م ا لملک سوں ملا ا یکبا ر

(۴۶۲) اگر میں عدو ا پنا پاؤنگا تو (ن)
نگل جا و وں جو سا منے ھو

---

(۴۵۷) ن/— اوتھے بول اگر ھے میری جان میں جان
ب بڑھکر چھڑ کہ کنگا کرونگا رواں

(۴۶۰) ن/— لگا کر لنگا لگ کروں گا اُدا ن
ج

(۴۶۱) ن/— کہا جذب سوں اے خداوند گار
ب ج
نظاماں سوں مجھکو ملا ایک بار

(۴۶۲) ن/— اگر مجھکوں دشمن میرا پاے تو
ب ج نگل جان یوں سامنے آے تو
(نگل جاویں جو سامنے آئے تو)

(۴۶۳) زمین ڈنڈنا نے لگی خوف کھا
پڑا ڈھاک ملک میں ھوا جابجا (ب)

(۴۶۴) امیراں و امراو لاکھاں کوں لے (ن)
چلا ھے دکن پر دما سے کوں دے

(۴۶۵) چلے ھیں دومنزل دکھن کے رھے (ن)
ھوا وو نچھ تقدیر ھک دک رھے

(۴۶۶) دغے سے لئے مار نواب کوں
لئے لوٹ ساماں و اسباب کوں

(۴۶۷) عزیزاں جو کچھ ھے سو تقدیر ھے
بغیراز رضا کچھ نہ تدبیر ھے

(۴۶۸) یو دنیا دغا باز و مکار ھے
ھوس اب جتانے میں ایار (عیار) ھے (ن)

---

(۴۶۳) ن/ب پڑا ڈھاک ملکوں ملک جابجا

(۴۶۴) ن/ج امیراں مرا فوج سب ساتھ لے

(۴۶۵) ن/ب ھوا اس میں تقدیر کا آکے لکھن
چلے تھے دو منزل دکھن کے کدھن

ن/ج ھوا اس میں تقدیر کا ایک فن

(۴۶۸) ن/ب ج و ھی بو جتا جو ھوشیار ھے

(۱۴۶۹) فہم (ن) بے خبر عقل حیران ہے
دیکھو دوستاں ! کیا یو طوفان ہے
(۱۴۷۰) دنیا کی محبت ہے بالکل خراب
یو دستا ہے پانی اوپر جیوں حباب
(۱۴۷۱) اگر مال دھن لاکھہ در لاکھہ ہے
سمجھہ دیکھہ آخر وطن خاک ہے (ن)
(۱۴۷۲) یو جیونا جنم ہے نہ دولت جنم (ن)
اوسے خاک سونا ہے کیا ہے وھم (ن)
(۱۴۷۳) جسے کچھہ سمجھہ بوجھہ ادراک ہے
دنیا کی آلائش سوں وہ پاک ہے
+ (۱۴۷۴) مرے گا مرے کا رے مرجاے گا
جوکچھہ یہاں کیا ہے سو وھاں پاے گا
+ (۱۴۷۵) اگر بادشاہ ہے وگر ہے فقیر
اجل کے دنداں (ن) میں وہ دونوں اسیر

(۱۴۶۹) ن/ج — وھم

(۱۴۷۱) ن/ب — سمجھہ دیکھہ آخرکوں تن خاک ہے

(۱۴۷۲) ن — خنتم
ن/ب — ارے^ج خاک سوتا ہے کیا ہے وھم

(۱۴۷۵) ت/ج — پنجوں

+ (۴۷۶) نہ گھر کام آوے نہ گھر (ن) چار آے
نہ ما باپ بھائی نہ کوئی یار آے

+ (۴۷۷) جو آیا ھے جگ میں سو مہمان ھے
یہ جیونا سو جیوں پھول هور پان ھے

+ (۴۷۸) خبردار اچھہ نہیں تو کہلاے گا
حیاتی کے دم سوں نکل جاے گا

+ (۴۷۹) کہاں گئے کہاں گئے کہاں ھیں بتا
اتھا مال دھن جن کا لا انتہا

+ (۴۸۰) اتھے شیر شر زے جنو کے غلام
هوا خاک میں دیکھہ ان کا مقام

+ (۴۸۱) کسے دل میں اپنے وو لیاتے نہ تھے
منم میں اپس کے وو ماتے * نہ تھے

+ (۴۸۲) سمجھہ بوجھہ بس گیا مل تیرا حساب
تیرے سار کے کئی پڑے ھیں خراب

+ (۴۸۳) نہ دفتر میں چھرا نہ گھر کوں تھکان
کیا فلک کرے گا تو اب ویران

+ (۴۸۴) نہ گھر کام آوے نہ فرزند رھے
نہ ما باپ آوے نہ دلبند رھے

+ (۴۸۵) هزار هور سو تیس تھے سنہ ۱۱۳۲ دواپر
محمد کی هجرت کوں سن کان دھر

---

(۴۷۶) ن/ج گھر

(۴۸۱) * ماتا بمعنی سہانا

سائنس

انجمن ترقی اُردو کا سہ ماہی رسالہ

جس کا مقصد یہ ہے کہ سائنس کے مسائل اور خیالات کو اُردو دانوں میں مقبول کیا جائے' دنیا میں سائنس کے متعلق جو نئی بحثیں یا ایجادیں اور اختراعیں ہو رہی ہیں یا جو جدید انکشافات وقتاً فوقتاً ہونگے' ان کو کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جائے۔ ان تمام مسائل کو حتی الامکان صاف اور سلیس زبان میں بیان کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس سے اُردو زبان کی ترقی اور اہل وطن کے خیالات میں روشنی اور وسعت پیدا کرنا مقصود ہے —

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہندوستان کے سائنس دانوں کے علاوہ یورپ کے فضلا نے بھی اس رسالے میں مضمون لکھنا منظور فرمایا ہے۔ اِس رسالے میں متعدد بلاک بھی شائع ہوا کرتے ہیں —

سالانہ چندہ آٹھ روپے سکۂ انگریزی (نو روپے چار آنے سکۂ عثمانیہ)۔

اُمید ہے کہ اُردو زبان کے بہی خواہ اور علم کے شائق اس کی سرپرستی فرمائیں گے —

المشـــــــتہر

انجمن ترقیء اردو اورنگ آباد (دکن)

اردو

انجمن ترقیٔ اُردو اورنگ آباد دکن کا سہ ماہی رسالہ ہے جس میں ادب اور زبان کے ہر پہلو پر بحث کی جاتی ہے۔ اس کے تنقیدی اور محققانہ مضامین خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ اُردو میں جو نئی کتابیں شائع ہوتی ہیں اُن پر تبصرے اس رسالہ کی ایک خصوصیت ہے —

یہ رسالہ سہ ماہی ہے اور ہر سال جنوری، اپریل، جولائی اور اکتوبر میں شائع ہوتا ہے رسالہ کا حجم ڈیڑھ سو صفحے ہوتا ہے اور اکثر اس سے زیادہ —

قیمت سالانہ محصول ڈاک وغیرہ ملا کر سات روپے سکۂ انگریزی [آٹھ روپے سکۂ عثمانیہ]

المشتہر: انجمن ترقیٔ اُردو اورنگ آباد۔ دکن

نرخ نامۂ اجرت اشتہارات

برائے رسالہ اردو و رسالہ سائنس

کالم	ایک بار کے لئے	چار بار کے لئے
دو کالم یعنی پورا ایک صفحہ	۱۰ روپے سکۂ انگریزی	۴۰ روپے سکۂ انگریزی
ایک کالم (آدھا صفحہ)	۵ روپے سکۂ انگریزی	۲۰ روپے سکۂ انگریزی
نصف کالم (چوتھائی صفحہ)	۲ روپے ۸ آنے سکۂ انگریزی	۱۰ روپے سکۂ انگریزی

رسالے کے جس صفحے پر اشتہار شائع ہوگا وہ اشتہار دینے والوں کی خدمت میں نمونہ کے لئے بھیج دیا جائے گا۔ پورا رسالہ لینا چاہیں تو اس کی قیمت بحساب ایک روپیہ بارہ آنے سکۂ انگریزی فی رسالہ اس کے علاوہ لی جائے گی —

المشتہر: انجمن ترقیٔ اُردو۔ اورنگ آباد دکن